© rasailojaraid.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لائے ہوئے دین اسلام پر ان کا ایمان ہے، اور وہ ان بنکوں میں کام کرتے ہیں، اس "فتوے" کے بعد ان کی کیا ذہنی اور قلبی کیفیت ہوگی۔ ہمارے جیسے معاشرے میں بنک کاری صنعتوں کے قیام کی طرف پہلا قدم ہے، جب اس سے تعلق کو اسلام کی رُو سے قحبہ خانے یا شراب خانے کی ملازمت قرار دیا جائے گا، تو اس کا کیا اثر ہوگا۔

سرعت سے بڑھتی ہوئی آبادی کو روکنا ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا تعلق ملک کی معیشت، اجتماعیت اور دفاع سب سے ہے۔ جب آبادی ملک کے وسائل سے بہت زیادہ ہوگی تو آپ انہیں کہاں سے کھلائیں گے، کیسے تعلیم دیں گے، ان کے رہنے کا کس طرح انتظام کریں گے اور پھر ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے بعد آپ کے پاس کیا بچے گا کہ اس سے اسلحہ بنائیں یا انہیں درآمد کریں۔ نیم بھوکی، نیم ننگی، اَن پڑھ اور فلاکت زدہ کثیر آبادی اس ٹیکنالوجی کے دور میں آخر کس کام آسکتی ہے۔

کئی دوسرے مسلم اور غیر مسلم ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی اضافہ آبادی کو کنٹرول کیا جا رہا ہے اور اس کی اشد ضرورت اور غیر معمولی اہمیت سے انکار کرنا حقائق سے انکار کرنا ہے۔ مولانا مودودی صاحب سے حال میں یہ سوال کیا گیا۔

س: "خاندانی منصوبہ بندی کے بارے میں اسلام کے احکامات کیا ہیں۔ براہ مہربانی وضاحت فرمائیں۔"

ج: "اگر حضورؐ کے زمانے میں ایسی کوئی تحریک اٹھتی، تو میرا خیال ہے کہ آپؐ اسی انداز سے اس کے خلاف جہاد کرتے، جس طرح آپؐ نے شرک کے خلاف جہاد کیا تھا۔ جس طرح شرک عقائد کے لئے تباہ کن ہے، اسی طرح خاندانی منصوبہ بندی اخلاق کے لئے تباہ کن ہے۔"

یہ تو ہمارے ان بزرگوں کی "خدمت اسلام" اور "سعیٔ استحکام پاکستان" کی چند مثالیں ہیں، لیکن اگر زیادہ تفصیل درکار ہو، تو ایسے کارناموں کے دفتر کے دفتر پیش کیے جا سکتے ہیں۔

آخر میں صرف یہ سوال ہے کہ ان حالات میں پاکستان کا معاشرہ ٹیکنالوجی کو اس کے وسیع تر معنوں میں کبھی اپنانے میں کامیاب ہو سکے گا اور اگر ایسا نہیں، تو کیا اس بارے میں کچھ کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

© rasailojaraid.com